حروفِ تشنہ

ڈاکٹر عطاء اللہ خان کاکڑ سنجری

حروفِ تشنہ

Haroofe Tashna

arshia publications

حروفِ تشنہ

عطاء اللہ خان کاکڑ سنجری

عرشیہ پبلی کیشنز دہلی ۹۵

© عطاء اللہ خان کاک سنجری

نام کتاب : حروفِ تشنہ
مصنف : عطاء اللہ خان کاک سنجری
مطبع : روشان پرنٹرس، دہلی
سرورق : ٹیم عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی
ناشر : عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی

Huroof-e-Tishna
by **Dr Ataullah Khan Kak Cenjary**
Edition: April 2018 200/-
ISBN : 978-93-87635-46-3

ملنے کے پتے

مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اُردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ 6	011-23260668
کتب خانہ انجمن ترقی اردو، جامع مسجد، دہلی	011-23276526
رائی بک ڈپو، 734، اولڈ کٹرہ، الہ آباد	+91 9889742811
ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ	+91 9358251117
بک امپوریم، اُردو بازار، سبزی باغ، پٹنہ۔ 4	+91 9304888739
کتاب دار، ممبئی	+91 9869321477
ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، حیدرآباد	+91 9246271637
مرزا ورلڈ بک، اورنگ آباد	+91 9325203227
عثمانیہ بک ڈپو، کولکاتہ	+91 9433050634
قاسمی کتب خانہ، جموں توی، کشمیر	+91 9797352280
امرین بک ایجنسی، احمد آباد، گجرات	+91 8401010786

arshia publications
A-170, Ground Floor-3, Surya Apartment, Dilshad Colony, Delhi - 110095 (INDIA)
Mob: +91 9971775969, +919899706640 Email: arshiapublicationspvt@gmail.com

فہرست

وطن عزیز

اردو ادب اور قومی یک جہتی 10

جدید شاعری میں وطنیت کا تصور 16

ہندوستان کی جنگِ آزادی میں اردو زباں کا حصّہ 20

دکنی نامہ

دختر انِ دکن کی ادبی خدمات 23

حیدر آباد کے غیر معروف شعرا کے کلام میں قومی یک جہتی کی جھلکیاں 27

گوشہ کیرلا

کیرل کے کلیات ۔ اردو کے تدریسی مسائل 34

ارض کیرلا کی خراج تحسین اقبال 40

اردو زبان وادب

اردو طنز و مزاح اور سیاست 44

ایک مدّ عا دو زبانیں 51

تصوف

دور حاضر میں اقدار تصوف کی پائمالی 53

باب سرسید

سرسید احمد خان اور ان کے مخالفین 56
سرسید احمد خان اور ان کے فرنگی تعلقات 59
سرسید احمد خان اور مولانا ابوالکلام آزاد 63

اقبال شناسی

اقبال اور سوامی ویویکانند 67
علامہ اقبال اور جنوبی ہندوستان 71

شخصیات

فیض احمد فیض اور مزاحمت 77
اختر الایمان۔ایمان اور لا ایمان کے مابین 82
منٹو کی سعادت منداور احسن عورت 85
منٹو کے نشتر 89

شعری اصناف

اردو غزل کا بین اللسانی سفر (ہندوستانی زبانوں کے تناظر میں) 93
ہندوستان میں صنفِ ہائیکو کی آمد، حدود وامکانات 96
شعرائے ہنود کی رباعی گوئی کی اسلامی لفظیات 100
نثری نظم 104

غیر افسانوی نثر

کچھ، غیر افسانوی نثر کے تعلق سے (غیر افسانوی ادب کی اساس) 107
انشائیوں میں محاوروں اور ضرب الامثال کا تخلیقی استعمال 111
حکایت ایک مطالعہ 117
خطوط لیلیٰ کا مطالعہ تانیثیت کے پرتو میں 121
اخلاقیات اور درسِ یوسفی 127
عنوان میں کیا رکھا ہے؟ 131
کہاوت ایک مطالعہ

حروفِ تشنہ

عطاء اللہ خان کاک سنجری

اپنی بات

تخلیق، تحقیق کے عمل کے بعد منصۂ شہود پر آئے تو تنقید کی خراد پر کھری اترتی ہے او

ردلیل کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔

مگراس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

بعض ادیب خوب سے خوب تر اور خوب تر سے خوب ترین کے چکر میں ضبط قلم کا

مرتکب ہوکر باعث وقت زیاں بنتے ہیں اور ایک قافلہ ان کے بازو سے گزر جاتا ہے۔ نتیجتاً

قرطاس ابیض الثر کورہ کا کورہ ہی رہ جاتا ہے۔

کارواں گزر گیا غبار دیکھتے رہے

اب جبکہ غبار کبھی کا تھم گیا ہے اور بانگ درا کی مدھم آواز بھی وقت کی فضا میں تحلیل ہو

نے کو ہے تو یکا یک احساس کی کروٹ کی وجہ سے یہ تشنگی سے تر تحریریں منظر عام پر آرہی ہیں

جو اصل میں کسی نہ کسی سیمنار کے لیے لکھی گئی تھیں۔ ہر ہر تحریر قطرہ سے دجلہ بننے کی خواہش

لیے اب صرف حرف تشنہ کی صورت میں آپ کے سامنے پیش ہے۔

اس تشنگی کا باعث اپنوں کی کرم فرمائیوں، حالات اور ماحول سے

کہیں زیادہ اپنی طبعیت کی تساہلی اس نیک کام میں مانع رہیں۔

ان تحریروں کو 'مقدمہ' کی پابندی سے بھی آزاد ہی رکھا ہے۔ ایسے بھی تشنگی لیے ان

تحریروں کی پیروی بھی کون کرے گا اور کیوں کرے گا؟ اور انھیں کسی ایک کو مانوس نہ کر کے انسان کی تنگ دامنی کے احساس کو زندہ رکھا گیا ہے۔

قاری سے التماس ہے کہ وہ لکھے اور کھل کر لکھے۔۔۔۔ بول کے لب تیرے آزاد ہیں۔

سنجری

ڈاکیز، پاٹھالائی، کوئی لانڈی، کالی کٹ، کیرلا

۵ مئی ۲۰۱۸

اردو ادب اور قومی یک جہتی

زبان کوئی بھی ہو، کبھی کسی ایک جماعت کی ملکیت نہیں ہوتی۔ نہ ہی اس پر کسی ایک فرقے کی اجارہ داری ہی ہو سکتی ہے۔ ہر آدمی اسے اپنی ضرورت کے اعتبار سے سیکھتا ہے، اپناتا ہے اور چاہتا ہے۔ اگر کوئی جماعت، کوئی تنظیم کسی زبان کی دعویٰ داری کرتی بھی ہے تو تاریخ گواہ ہے کہ اس کا یہ کھوکلا دعویٰ اس زبان کو کمزور کرنے اور بالآخر اس کے خاتمہ کا باعث بنتا ہے۔ سنسکرت کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اس کے برعکس جو زبان کئی مذاہب کے ماننے والوں کی دلچسپیوں کی بدولت نشو ونما پاتی ہے اور جس کے سبھی دعویٰ دار ہوتے ہیں وہ زبان زندہ رہتی ہے اور 'قومی یک جہتی' کے عنصر ایسی ہی زبان میں ملتے ہیں۔

اردو کی طرح شاید ہی کوئی زبان ایسی ہو جس میں ایک مذہب سے تعلق رکھنے والے کسی دوسرے مذہب اور اس کی تعلیمات پر سنجیدگی اور نیک خواہشات کا اظہار کر کے دیگر مذاہب سے پاسداری کا ثبوت دیا ہو۔

سر یمد بھود گیتا کو ہندوؤں کے نزدیک وہی مقام حاصل ہے جو قرآن شریف کو مسلمانوں کے پاس۔ اس مقدس کتاب کا ترجمہ جب قاضی محمد نیر صدیقی القریشی نے 1921ء میں اردو میں کیا تو ہندوستان میں تعمیر ہونے والی 'قومی یک جہتی' کی عمارت میں ایک اور مظبوط اینٹ جٹ گئی تھی۔ اس کے بعد ایک ترجمہ کا سلسلہ چل پڑا۔ مسلمان ادیبوں نے گیتا کے ترجمے نثر اور نظم دونوں میں کیے۔ گیتا کے منثور ترجمے کرنے والوں میں محمد اجمل خاں (1935)، حبیب (1944)، خواجہ ذکریا فیاض (1956)، اعظم جلیل آبادی (1974)، ڈاکٹر حسن الدین احمد (1975)، ڈاکٹر سید غیاث الدین عبد القادر ندوی اور شیخ عبدالغنی